OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/index.php/ai

حدیث "اطلبوا العلم ولو بالصین" کی اسنادی و متنی حیثیت کا تحقیقی جائزہ

A research review of the authentic and textual status of the hadith "Get knowledge even if you have to go to China"

Dr. Muhammad Yaqoob
Lecturer National University of Modern Languages Multan
https://orcid.org/0000-0002-8038-5355

Dr. Muhammad Shahid (Corresponding Author)
Assistant Professor & Incharge, Department of Hadith & Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad.
https://orcid.org/0000-0002-7178-5963
shahid_edu98@yahoo.com

Abstract

Hadith is the second permanent source of Islamic Shariah, from which Islamic laws are derived. The Hadith has two parts. One part is called "Sanad", and the other part is called " Matan". These two parts of any Hadith must be verified. In this sense only those Ahadiths should be paid attention for research which are other than Sihaah e Sittah. And these Ahadith have either not been investigated thoroughly, or those have not been researched yet. It is not correct to narrate a hadith without this said research, otherwise it can be equivalent to tell a lie. At present, there are some Ahadiths whose "Sanad" and "Matan" are both daeef, but those are being presented as a part of religion without any hesitation. This article likewise explains the true nature of a Hadith that deals with the acquisition of knowledge, even if you have to go to China. It aslo discusses its origin and describes its form. It presents a full review of its "Sanad "and "Matan". It also describes its unproven and proven parts of text separately.

Key Words: *Hadith, Permanent source, Derived, Origin, Proven Text.*

CC BY

1. تمہید:

لفظ حدیث کا مادہ "ح د ث، حدث" ہے اور اسی سے لفظ تحدیث بنا ہے جس کا معنی "خبر دینا" کے ہیں۔ ابوالبقاء نے کہا ہے کہ "التحدیث هوالاخبار ([1])" کہ تحدیث خبر دینے کو کہتے ہیں"۔ امام سیوطی نے حدیث کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ " الْمُرَادُ بِالْحَدِيثِ فِي عُرْفِ الشَّرْعِ: مَا يُضَافُ إِلَى النَّبِيِّ ([2])" عرف میں حدیث سے مراد جو نبی کی طرف منسوب کیا جائے " ۔ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ " الْحَدِيثُ النَّبَوِيُّ هُوَ عِنْدَ الْإِطْلَاقِ يَنْصَرِفُ إِلَى مَا حُدِّثَ بِهِ عَنْهُ بَعْدَ النُّبُوَّةِ: مِنْ قَوْلِهِ وَفِعْلِهِ وَإِقْرَارِهِ"([3])۔ کہ حدیث سے مراد وہ اقوال واعمال اور تقریر (تصویب) جو رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب ہوں"

کتاب اللہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی حدیث و سنت شریعت اسلامیہ کے قوانین اخذ کرنے کا دوسرا مستقل سرچشمہ ہے۔اس لئے اس کی ہر پہلو سے تصدیق ہونی چاہئے۔ حدیث کے دو اہم حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ سند جبکہ دوسرا حصہ متن کہلاتا ہے۔ جب تک ان دونوں حصوں کی صحت معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ بعض لوگ تحقیق کے بغیر اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے موضوع روایات کو بلا جھجک نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جو کہ صراحتا جھوٹ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی طرف کسی جھوٹ کو منسوب کرنا جہاں ایک طرف حد درجہ افسوس ناک ہے وہاں دوسری طرف وجوب جہنم کے لئے کافی ہے۔ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ آپ ﷺ پر جھوٹ باندھنا عام جھوٹ بولنے جیسا ہر گز نہیں ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

(إِ نَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ) ([4])

"بے شک مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام شخص پر جھوٹ باندھنے جیسا نہیں ہے، جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے چاہئیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"

اس اہمیت کے پیش نظر روایت (اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ) کی سند اور متن ہر دو

پہلوؤں سے تحقیق کرنا مقصود ہے تاکہ اس سے متعلق موضوع، ضعیف یا صحیح حدیث ہونے کے لحاظ سے پائے جانے والے اختلافات کا ازالہ ہو سکے اور اس روایت کی صحیح نوعیت سامنے آسکے۔

اس روایت کو موجودہ دور میں بڑی شد و مد سے علم کے حصول کی فضیلت کے ضمن میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے تعلیمی نصاب میں شامل کچھ کتب میں بھی ذکر کیا جاتا ہے اور دیواروں پر خوبصورت انداز سے لکھ کر اسے واضح

طور پر قول رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔ ذیل کی سطور میں اس روایت کی صحت و عدم صحت سے متعلق محققین کا مؤقف، مختلف پیرائے سے اس کی معنوی حیثیت ، اسانید کی تحقیق و تخریج اور اس کے متن کے مختلف حصوں کی تحقیق ذکر کی جائے گی تا کہ حقیقت واضح ہو سکے۔

2. مذکورہ روایت کی صحت وعدم صحت سے متعلق محققین کا مؤقف

محققین کے ایک گروہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی ،ابو الحجاج مزی اور معاصر محقق علی بن شیخ عزیزی □ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، لیکن ساتھ ہی یہ مؤقف بھی اپنایا ہے کہ جب کسی حدیث کے کئی ضعیف طرق (سندیں) موجود ہوں تو وہ درجہ حسن کو پہنچ کر قابل عمل بن جاتی ہے۔ اگر وہ صرف ضعیف ہو تو بھی فضائل اعمال میں قابل قبول ہوتی ہے۔

اسماعیل بن محمد عجلونی (متوفی: 1162ھ) □ نے "کشف الخفاء" میں اس روایت سے متعلق ذہبی کا قول نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ " روى من عدة طرق واهية وبعضها صالح" یہ حدیث متعدد ضعیف طرق سے مروی ہے، لیکن اس کے بعض طرق صالح یعنی قابل استدلال ہیں([5])۔ اور اسی طرح جلال الدین سیوطی(متوفی: 911ھ) □ نے "جامع الأحادیث" میں ابو الحجاج مزی کا اس روایت سے متعلق قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "إن له طرقاً ربما يصل بمجموعها إلى الحسن" کہ اس حدیث کے بعض ایسے طرق ہیں جن کی وجہ سے یہ حدیث درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے ([6])۔ علی بن شیخ عزیزی □ نے "السراج المنیر شرح الجامع الصغیر" میں اس روایت کو حسن لغیرہ کہا ہے([7])۔

ان محدثین نے اس روایت کے مصادر کا حوالہ بیہقی، خطیب اور ابن عبد البر وغیرہ کا ہی دیا ہے جسے تخریج سند کی بحث کے ضمن میں ذکر کیا جائے گا۔ انھوں نے اس روایت کی سند اور متن ایک جیسا ہی ذکر کیا ہے۔

محققین کے دوسرے گروہ نے اس روایت کا مکمل طور پر ابطال کیا ہے۔ ابو بکر احمد بزار (متوفی: 292ھ) نے "مسند"([8]) میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بیہقی (متوفی: 458ھ) نے "المدخل"([9]) میں کہا ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے اور اس کی اسانید ضعیف ہیں۔ مجھے کوئی ایسی سند معلوم نہیں ہے جس سے یہ حدیث ثابت ہوتی ہو۔ ابن جوزی (متوفی:) نے "الموضوعات"([10]) میں کہا ہے کہ اس سند میں راوی "حسن" ثقہ ہے۔ اس کی علت صرف راوی "ابو عاتکہ" ہے جو ضعیف جدا ہے۔ محمد بن عبد الرحمن سخاوی (متوفی: 902ھ) نے "المقاصد الحسنۃ"([11]) میں اس روایت کی سند کو اپنی رائے میں ضعیف اور بقول ابن حبان باطل کہا ہے ۔اور زین الدین مناوی (متوفی: 1031ھ) نے "التیسیر"([12]) میں اور اسماعیل بن محمد عجلونی (متوفی: 1162ھ) نے "کشف الخفاء" میں

کہا ہے کہ اس روایت کی سند میں ایک کذاب راوی موجود ہے لیکن دونوں نے اس راوی کا نام ذکر نہیں کیا[13]۔ محمد بن علی شوکانی (متوفی: 1250ھ) نے "الفوائد المجموعۃ" میں اس روایت کو باطل اور لا اصل کہا ہے[14]۔ دورِ حاضر کے نامور محدث ناصر الدین البانی نے اس کی سند پر طویل بحث کرنے کے بعد اسے باطل قرار دیا ہے[15]۔

محققین کے جس گروہ نے اس روایت کے کئی طرق بتائے ہیں ان میں ایک محدث اسماعیل بن محمد عجلونی ہیں ۔ دراصل عجلونی (متوفی: 1162ھ) نے "کشف الخفاء" میں بقول ذھبی صرف اتنا ذکر کیا ہے کہ اس کے کئی صحیح طرق ہیں لیکن ان طرق کو ذکر نہیں کیا [16]۔ اسی طرح جلال الدین سیوطی (متوفی: 911ھ) نے "جامع الاحادیث" میں ابوالحجاج مزی کا قول اس روایت کے بارے میں حسن لغیرہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کی کسی بھی ایسی سند کو ذکر نہیں کیا جو ضعیف یا حسن درجے کی ہو[17]۔ اسی طرح علی عزیزی نے " السراج المنیر شرح الجامع الصغیر" میں اسے " حسن لغیرہ "کہا ہے۔ لیکن اس کی نہ تو کوئی سند ذکر کی ہے اور نہ ہی کسی سند پر کوئی تبصرہ کیا ہے ، صرف قول ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے[18] ۔ لہذا اس روایت کو صرف کہنے کی حد تک "حسن" نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اس کی ہر پہلو سے تحقیق ہونی چاہیئے۔

جن محققین نے اس روایت کا ابطال کیا ہے یا اسے لا اصل اور ضعیف کہا ہے ان میں ابو بکر بزار، بیہقی، ابن جوزی، سخاوی، مناوی، عجلونی، شوکانی اور شیخ البانی شامل ہیں۔ بیہقی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد صرف اتنا کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے اس کی اسانید ضعیف ہیں مجھے کوئی ایسی سند معلوم نہیں جس سے یہ حدیث ثابت ہو سکے[19] ۔ بیہقی نے جن اسانید کو ضعیف کہا ہے انھیں ذکر نہیں کیا، صرف اپنی تحقیق ذکر کی ہے۔ ابن جوزی نے اس کی دو مختلف سندیں ذکر کی ہیں۔ آخر میں اپنا تبصرہ لکھتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث رسول اللہ □ سے صحیح نہیں ہے اور پھر اسے بقول ابن حبان باطل اور لا اصل کہا ہے[20]۔ سخاوی نے یہ روایت ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کی دو سندیں ہیں اور دونوں ضعیف ہیں پھر اسے بقول ابن حبان باطل اور لا اصل کہا ہے[21]۔ مناوی نے اس کی سند میں ایک کذاب راوی کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے لیکن اس کا نام ذکر نہیں کیا اور نہ کسی سند کا تذکرہ کیا ہے۔ محض کتب کے حوالے ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے[22]۔ شوکانی نے بھی اسے بقول ابن حبان باطل اور لا اصل کہا ہے۔ شیخ البانی نے اپنی مکمل تحقیق کے بعد اسے بقول ابن حبان باطل اور لا اصل کہا ہے[23]۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ محققین نے اس روایت پر باطل کا حکم ابن حبان کی تحقیق پر انحصار کرتے ہوئے لگایا ہے۔ اب قابل غور امر یہ ہے کہ اس روایت سے متعلق ابن حبان کی تحقیق پر نظر ڈالی جائے۔ محمد بن حبان (متوفی: 354ھ) نے " الضعفاء والمتروکین" میں اس روایت کے پہلے حصے " اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ "کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ اس کی سند میں راوی "ابو عاتکہ " منکر الحدیث جدا ہے۔ یہ راوی انس □ سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو انس کی

نہیں ہو تیں(24)۔اس قول کے علاوہ مجھے ابن حبان کی کسی کتاب سے اس روایت پر باطل یالااصل کا حکم صراحتا نہیں ملا۔ البتہ جب ابن حبان کسی راوی کو منکرالحدیث جدا کہتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس راوی کی حدیث کو چھوڑ دینا چاہئیے(25)۔

3. روایت کی معنوی حیثیت پر محققین کا مؤقف

اس روایت کی اسنادی حیثیت معلوم کرنے کے بعد بعض محققین کے ہاں اس کی معنوی حیثیت کی وضاحت جاننا بھی ضروری ہے۔ محققین عبد الرؤوف مناوی ،ابو حامد اسرائینی، ابو محاسن محمد بن خلیل طرابلسی اور معاصر محقق ڈاکٹر حمیداللہ نے اس روایت کے معنوی حیثیت مختلف انداز سے پیش کی ہے۔

عبد الرؤوف مناوی(متوفی: 1031ھ) نے " فیض القدیر"میں روایت کے حصے "ولو بالصین" کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے" ای فیها مبالغة فی البعد یعنی"ولو بالصین" سے مقصوددوری میں مبالغہ ہے(26) ۔

'ابو حامد اسرائینیؒ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص چین تک تفسیر طبری حاصل کرنے کی خاطر سفر کرے تو یہ بھی کچھ زیادہ نہیں''۔ ظاہر ہے کہ چین میں تو تفسیر طبری ملتی ہی نہ تھی۔یہ صرف دوری ظاہر کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، جیسے اردو میں مقولہ ہے۔''ہنوز دلی دور است(27)۔

مناوی نے " فیض القدیر"میں اس روایت کے صرف پہلے حصے "اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ "کا ہی مطلب" دوری "بیان کیا ہے اور دوسرے حصے پر کوئی بات نہیں کی۔اس روایت کی صحت یا عدم صحت سے متعلق کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ لہذا صرف مراد بیان کرنے سے کسی روایت کی صحت یا عدم صحت معلوم نہیں ہوتی (28)۔ اسی طرح ابو حامد اسرائینی نے بھی صرف اس روایت کا مفہوم ذکر کیا ہے اس کی سند اور متن پر کوئی بحث نہیں کی۔لہذا کسی روایت کا مفہوم بیان کرنے سے اس کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

4. روایت کی اسنادی اور متنی حیثیت

کسی بھی حدیث کی حیثیت معلوم کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اسے کس محدث نے نقل کیا ہے۔اگراس محدث نے اس پر کوئی حکم لگایا ہو تو عمومی رجحان کے مطابق اسی حکم کو بیان کر دیا جاتا ہے۔اور اگراس محدث نے کوئی حکم نہ لگایا ہو تو کسی ایسے محدث کو دیکھنا ہوتا ہے جس نے اس روایت پر تحقیق کر کے حکم لگایا ہو۔ حکم دیکھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث یا روایت کی صحت یا عدم صحت کو معلوم کیا جاسکے۔اگراس روایت کی اسنادی اور متنی حیثیت کا علم نہ ہو سکے تو پھر ایک ماہر اور حاذق محقق کا کام یہ ہے کہ سب سے پہلے اس روایت کی تخریج کر کے یہ معلوم کرے کہ وہ روایت

حدیث کی کونسی کتب میں مذکور ہے۔اس کی کتنی اسانید ہیں اور ان اسانید کی حیثیت کیا ہے ؟۔ پھر ان اسانید میں موجود راویوں کو کتب رجال سے دیکھ کر یہ معلوم کرے کہ ان میں سے کون سا راوی ثقہ ہے اور کونسا راوی ضعیف ہے یا پھر کونسا راوی کذاب ہے ؟۔ان تمام راویوں کو پرکھنے کے بعد اس روایت کی اسنادی حیثیت کو بیان کردے۔اس کے بعد اگلا مرحلہ اس روایت کی متنی حیثیت کو معلوم کرنے کا ہوتا ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ کتب حدیث میں موجود اس روایت کے تمام متون کو یکجا کیا جائے اور ان میں موجود لفظی اختلاف کو نوٹ کیا جائے۔یہ جاننے کی ہر پہلو سے سعی کی جائے کہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے ہیں یا ویسے ہی بیان کردیئے گئے ہیں۔ان متون میں موجود ادراج، تقدیم تاخیر جیسی قابل تحقیق حیثیتوں کو بیان کیا جائے۔اس متن کے ان حصوں کو الگ کیا جائے جو صحیح ثابت ہوتے ہوں اور ان حصوں کی الگ نشاندہی کی جائے جو صحیح ثابت نہ ہوتے ہوں بلکہ ضعیف یا موضوع ثابت ہوتے ہوں ۔ زیر تحقیق روایت کو انھی اصولوں کے ساتھ ذکر کرنا مقصود ہے۔

5. تخریج اسانید

اس روایت کی دو اسانید ملی ہیں ایک سند ابونعیم (متوفی: 430ھ) نے "اخبار اصبھان"([29]) میں، احمد بن حسین بیہقی(متوفی:458ھ)

نے "المدخل" ([30])میں اور "شعب الإیمان "([31])میں، ابن عبد البر (متوفی: 463ھ)نے "جامع بیان العلم "([32])میں، خطیب (متوفی: 463ھ)نے "الرحلۃ"([33]) میں یحی بن حسین شجری(متوفی499ھ) نے "ترتیب الأمالي "([34]) میں ، محمد بن عبد الباقی قاضی مارستان (متوفی: 535ھ) نے " المشیخۃ الکبری" ([35]) میں، ابو طاھر سلفی(متوفی:576ھ)نے "المشیخۃ البغدادیۃ"([36])میں ،ابن

جوزی (متوفی :) نے " الموضوعات"([37])، میں " ثنا الحسن بن عطية القرشي، ثنا أبو عاتكة البصري، عن أنس بن مالك"سے مرفوعاذکر کی ہے۔اوران تمام محدثین کی اسانید کا مدار اسی سند پر ہے۔

اس روایت کی ایک اور سند یوسف بن عبد البر (متوفی: 463ھ) نے " جامع بیان العلم " میں " نا يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم العسقلاني، ثنا يوسف بن محمد الفريابي ببيت المقدس ثنا سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن أنس بن مالك " سے مرفوعا متن " قال رسول الله ﷺ :"اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ »کے ساتھ ذکر کی ہے([38])۔

6. تحقیق اسانید:

پہلی سند میں راوی حسن بن عطیہ قرشی کو ابو حاتم نے صدوق کہا ہے ([39])۔ راوی ابو عاتکہ جس کا اصل نام طریف بن سلیمان ہے۔ ابو حاتمؒ نے اسے ذاہب الحدیث اور بخاریؒ نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ جبکہ سلیمانی نے اسے موضوع حدیث میں پہچان والا راوی بتایا ہے ([40])۔ لیکن یہ ترمذی کا راوی ہے۔ اس لئے یہ وضاع نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ سند ابو عاتکہ کے منکر الحدیث ہونے کی وجہ سے ضعیف جدا ہے ([41])۔

دوسری سند میں راوی یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم عسقلانی کو ابن حجر عسقلانی نے کذاب کہا ہے ([42]) باقی راوی ثقہ وصدوق ہیں۔ لہذا یہ سند ایک کذاب راوی کی وجہ سے موضوع ہے، کیونکہ جس سند میں کوئی کذاب راوی موجود ہو تو اسے موضوع کہا جاتا ہے ([43])۔

مذکورہ بالا تحقیق کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس روایت کی سند ضعیف جدا ہے، لیکن اس ضعف کی وجہ سے اس کو موضوع نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کی سند میں کوئی راوی وضاع نہیں ہے۔ ابو محاسن محمد بن خلیل طرابلسیؒ (متوفی: 1305ھ) نے "اللؤلؤ المرصوع" میں کہا ہے کہ ابن جوزی نے اس روایت کو موضوعات میں شامل کیا ہے، حالانکہ یہ روایت ضعیف تو ہے مگر موضوع نہیں ([44])۔

7. تحقیق متن

مذکور روایت کا متن دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ " اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ ہے اور دوسرا حصہ "فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ "ہے۔ **مکمل روایت کو بیہقیؒ نے "شعب الایمان" میں سند** " ثنا الحسن بن عطية القرشي، ثنا أبو عاتكة البصري، عن أنس بن مالك□ " سے **مرفوعا متن** " قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ " کے ساتھ ذکر کیا ہے ([45])۔ **اس متن کی مذکور سند راوی ابو عاتکہ کے منکر الحدیث ہونے کی وجہ سے ضعیف جدا ہے۔ جبکہ دوسری سند کذاب راوی** کی وجہ سے موضوع ہے۔

اس تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ **متن کا پہلا حصہ** " اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ " **جن دو اسانید سے** مروی ہے ان میں سے ایک ضعیف جدا، جبکہ دوسری موضوع ہے۔ **متن کا دوسرا حصہ، کلمہ** "فان" کے علاوہ الفاظ "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِم" کے ساتھ ثابت ہے۔ اسے محمد بن یزید بن ماجہ (متوفی: 273ھ) نے "سنن" میں وارد کیا ہے اور شیخ البانی □ نے اس حصے کو صحیح کہا ہے ([46])۔ اسی طرح معنوی طور پر بھی یہ حصہ دیگر کئی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

8. نتائج تحقیق

زیر تحقیق روایت کا تعلق طلب علم سے ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمھیں چین جانا پڑے اور بے شک علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔اس روایت پر دو پہلوؤں سے تحقیق کی گئی ہے۔ایک پہلو اس کی اسانید پر تحقیق کا ہے جبکہ دوسرا پہلو اس روایت کے متن پر تحقیق سے متعلق ہے۔

اسانید پر تحقیق کے پیش نظر اس روایت کی دو اسانید ملی ہیں۔ایک سند ابونعیم نے "اخبار اصبھان"میں، بیہقی نے " المدخل" اور " شعب الإيمان "میں، ابن عبد البر نے "جامع بیان العلم"میں، خطیب نے "الرحلة " میں، یحی شجری نے " ترتيب الأمالي " میں ، قاضی مارستان نے " المشیخة الکبری" میں، ابو طاھر سلفی نے " المشیخۃ البغدادیۃ " میں ، ابن جوزی نے " الموضوعات" میں مرفوعا ذکر کی ہے ۔ یہ سند راوی ابو عاتکہ کے منکر الحدیث ہونے کی وجہ سے ضعیف جدا ہے۔ جبکہ دوسری سند ابن عبد البرنے " جامع بیان العلم " میں مرفوعا ذکر کی ہے ۔ یہ سند راوی یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کے کذاب ہونے کی وجہ سے موضوع ہے۔

اس روایت پر تحقیق کا دوسرا پہلو اس کے متن سے تعلق رکھتا ہے۔اس کا متن دو حصوں پر مشتمل ہے۔پہلا حصہ " اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ " ہے ۔ یہ حصہ جن دو اسانید سے مروی ہے ان میں سے ایک سند ضعیف جدا، جبکہ دوسری موضوع ہے ۔ متن کا دوسرا حصہ، کلمہ "فان" کے علاوہ الفاظ "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" کے ساتھ ثابت ہے ۔ اسے محمد بن یزید بن ماجہ (متوفی: 273ھ) نے" سنن" میں وارد کیا ہے اور شیخ البانی □ نے اس حصے کو صحیح کہا ہے ([47])۔ اسی طرح معنوی طور پر بھی یہ حصہ دیگر کئی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ نتیجتا اس روایت کی دونوں سندیں صحیح نہیں ہیں۔ایک ضعیف جدا جبکہ دوسری موضوع ہے۔اس کے متن کا پہلا حصہ قول رسول ثابت نہیں ہوتا جبکہ دوسرا حصہ دیگر صحیح احادیث کی بنیاد پر قول رسول ثابت ہوتا ہے۔

9. تجاویز وسفارشات

اس وقت دنیا میں حدیث کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے جس میں صحاح، مسانید، مؤطات،اجزاء وغیرہ جیسی اہم کتب شامل ہیں اور لائبریریوں اور کتب خانوں میں موجود ہیں۔ صحاح کے علاوہ باقی کتب حدیث میں موجود ان احادیث وروایات کی اسنادی ومتنی حیثیت پر تحقیق کی ضرورت ہے کیونکہ ان میں سے کئی ایسی کتب ہیں جن پر ابھی تک تحقیقی کام ہونا باقی ہے۔ اور کچھ تحقیقی کام اس نوعیت کا بھی ہے جسے نئے سرے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ذیل کی سطور میں چند تجاویز ذکر کی جارہی ہیں جن کے پیش نظر ایک طرف روایات کی اسنادی و

متنی حیثیت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اور دوسری طرف اس کا طریقہ کار بھی معلوم ہوتا ہے۔

1. ایسی تمام کتب حدیث کی قابل اعتماد فہرست تیار کی جائے جن کی احادیث کی اسنادی و متنی حیثیت معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کتب احادیث پر جامعات میں باقاعدہ تحقیقی پراجیکٹس تشکیل دیئے جائیں جس پر علوم اسلامیہ کے ایم فل/پی ایچ ڈی سکالرز سے تحقیقی مقالہ جات لکھوائے جائیں۔

2. کسی بھی حدیث یا روایت کی اسنادی حیثیت جاننے کے لئے پہلے اس کی تمام اسانید کو یکجا کیا جائے۔ راویوں کو پرکھنے کے بعد صحیح اور ضعیف اسانید کی حیثیت کو الگ الگ بیان کیا جائے اور ان پر حکم بھی واضح کیا جائے۔

3. کسی بھی حدیث یا روایت کی متنی حیثیت معلوم کرنے کے لئے اس کے متن میں موجود لفظی اختلاف کو دیکھا جائے۔ متن کے مزاج کو پرکھا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے ہیں یا نہیں۔ اس متن میں موجود ادراج، تقدیم یا تاخیر کے فرق کو واضح کیا جائے۔

4. کتب احادیث میں موجود ہر طرح کی تحقیق کو صرف لائبریریوں کی زینت ہی نہ بنایا جائے بلکہ اسے کتابی شکل میں شائع کروا کر دستیاب کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]) ابوالبقاء، ایوب بن موسی (متوفی: 1094ھ)، کلیات۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الثانیۃ 1998م، ص 152۔

Abu al-Baqa' Ayyub ibn Musa (d. 1094 AH). Kulyat, Beirut: Mussat al-Risala, al-Tabah al-Sania , 1998, p. 152

[2]) سیوطی، عبدالرحمن بن أبي بکر (متوفی: 911ھ)، تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي۔ الناشر: دار طیبۃ، ج: 1، ص 29۔

Suyuti, Abd al-Rahman bin Abi Bakr (died: 911 A.H.), Tadreeb Al-Rawi fi Sharh Taqreeb al-Nawawi. Publisher: Dar Tayyaba, Vol. 1, P. 29.

[3]) تقی الدین، احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ (متوفی: 728ھ)، مجموع الفتاوی، ناشر: مجمع الملک فهد، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1416ھ-1995م ج 18، ص 6۔

Taqi al-Din, Ahmad bin Abdul Halim bin Taymiyyah (died: 728 AH), Mujam al-Fatawa, Publisher: Majma al-Malik Fahd, Al-Mamlaka al-Arabiya Saudi Arabia, 1416 AH-1995 AD, vol.18, p.6.

[4]) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري۔ ناشر: دار طوق النجاۃ، الطبعۃ: الأولی، 1422ھ۔ ج 2، ص 80، حدیث نمبر 1291۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari. Publisher: Dar Tuq al-Najat. V ol 2, page 80, Hadith number 1291.

[5]) عجلوني، إسماعیل بن محمد (متوفی: 1162ھ)، کشف الخفاء ومزیل الإلباس۔ الطبعۃ: الأولی، 1420ھ۔ ج 1، ص 156۔

Ejlooni, Ismail bin Muhammad (died: 1162 AH), Kashf al-Khifa Wa Muzil al-Albas. Edition: Al-Awla, 1420 AH. Vol 1, P. 156.

[6]) سیوطي، جلال الدین (متوفی: 911ھ)، جامع الأحادیث۔ ج 5، ص 3، حدیث نمبر 3627۔

Suyuti, Jalal al-Din (died: 911 AH), Jama al-Ahadith. Vol 5, P. 3, Hadith No. 3627.

[7]) شیخ علی احمد، عزیزي، السراج المنیر شرح الجامع الصغیر في حدیث البشیر النذیر۔ الناشر: بدون۔ ج 1، ص 601۔

Shaykh Ali Ahmad, Azizi, Al-Sarraj Al-Munir Sharh al-Jami al-Saghir Fi Hadith al-Bashir al-Nazir. Publisher: Badun. Vol 1, P 601.

[8]) بزار، احمد بن عمرو (متوفی: 292ھ)، مسند بزار المنشور باسم البحر الزخار۔ ج 1، ص 164۔

Bazar, Ahmad bin Amr (died: 292 AH), Musnad Bazar al-Manshur Basim al-Bahr al-Zakhar, Vol. 1, P. 164.

[9]) بیهقی، احمد بن حسین (متوفی: 458ھ)، السنن الکبری ج۔ 1، ص 241، حدیث نمبر 324۔

Bayhaqi, Ahmad bin Hussain (died: 458 AH), Sunan al-Kubara 1, p. 241, hadith no. 324

[10]ابن جوزي، عبدالرحمن بن علی(متوفی:597ھ)، الموضوعات۔السعودیہ: المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، الطبعة: الأولى، ج1، ص216۔

Ibn Juzi, Abd al-Rahman ibn Ali (died: 597 AH), Al-Moudhouaat. al-Mukbah .al-Salafi in Madinah al-Munawarah, Vol. 1, P. 216

[11]سخاوی، محمد بن عبدالرحمن(متوفی:902ھ)، المقاصد الحسنة۔ ج1، ص121۔

Sakhawi, Muhammad bin Abd al-Rahman (died: 902 AH), al-Maqasid al-Hasna. Vol 1, P. 121

[12]مناوی، عبدالرؤوف بن تاج العارفين(متوفی:1031ھ)، التيسير بشرح الجامع الصغير۔ ج1، ص164۔

Munawi, Abd al-Rauf ibn Taj al-Arifeen (died: 1031 AH), Al-Tayseer in the book of al-Jami al-Saghir. Vol 1, p 164

[13]عجلونی، إسماعيل بن محمد(متوفی:1162ھ)، كشف الخفاء ومزيل الإلباس۔، ج1، ص156۔

Ajlooni, Ismail bin Muhammad (died: 1162 AH), Kashf al-Khafa wa Mzail al-Albas. , Vol. 1, p. 156.

[14]شوکانی، محمد بن علی(متوفی:1250ھ)، الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة۔ ج1، ص272۔

Shoukani, Muhammad bin Ali (died: 1250 AH), al-Fawida al-Al-Mughafi fi al-Ahadith al-Mubayah. Volume 1, p. 272.

[15]البانی، محمد ناصرالدين(متوفی:1420ھ)، الضعیفہ والموضوعہ۔ ج1، ص600، روایت نمبر416۔

Al-Albani, Muhammad Nasir al-Din (died: 1420 AH), Al-Dhu'ifah and Al-Muhambah, Vol. 1, p. 600, Tradition No. 416.

[16]عجلوني، إسماعيل بن محمد(متوفی:1162ھ)، كشف الخفاء ومزيل الإلباس۔ ج1، ص156۔

Ajlooni, Ismail bin Muhammad (died: 1162 AH), Kashf al-Khafa wamzail al-Albas. Volume 1, page 156.

[17]سیوطي، جلال الدين(متوفی:911ھ)، جامع الأحاديث۔ ج5، ص3، حدیث نمبر3627۔

Suyuti, Jalal al-Din (died: 911 AH), Jama al-Ahadith. Volume 5, p. 3, Hadith No. 3627.

[18]شیخ علی احمد، عزيزي، السراج المنير شرح الجامع الصغير في حديث البشير النذير۔ ج1، ص601۔

Sheikh Ali Ahmad, Azizi, Al-Sarraj Al-Munir Sharh al-Jami al-Saghir in .Hadith al-Bashir al-Nazir. Vol 1, p 601

[19]) بیہقی، احمد بن حسین (متوفی: 458ھ)، السنن الکبری۔ 1، ص 241، حدیث نمبر 324۔

Bayhaqi, Ahmad bin Hussain (died: 458 AH), Sunan al-Kubra 1, p. 241, .Hadith no. 324

[20]) ابن جوزي، عبدالرحمن بن علی (متوفی: 597ھ)، الموضوعات۔ ج 1، ص 216۔

Ibn Juzi, Abd al-Rahman bin Ali (died: 597 AH), Al-Moudhoayat. Vol 1, p. .216

[21]) سخاوی، محمد بن عبدالرحمن (متوفی: 902ھ)، المقاصد الحسنۃ۔ ج 1، ص 121۔

Sakhawi, Muhammad bin Abd al-Rahman (died: 902 AH), al-Maqasid al-.Hasna. Vol 1, p. 121

[22]) عجلونی، اسماعیل بن محمد (متوفی: 1162ھ)، کشف الخفاء ومزیل الالباس۔، ج 1، ص 156۔

Ejlooni, Ismail bin Muhammad (died: 1162 AH), Kashf al-Khifa wa Mozil al-.Albas. , Vol. 1, p. 156

[23]) البانی، محمد ناصر الدین (متوفی: 1420ھ)، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ۔ ناشر: دار المعارف، الریاض، الطبعۃ: الأولی، 1992 م۔ ج 1، ص 600، حدیث نمبر 416۔

Al-Albani, Muhammad Nasir al-Din (died: 1420 A.H.), Silsilah Al Ahadith Al-Zaifah Wal Moudouha. Publisher: Dar al-Maarif, Al-Riyadh, Al-Tabbah: .Al-uola, 1992 AD, Vol 1, P. 600, Hadith No. 416

[24]) أبو حاتم، محمد بن حبان (المتوفی: 354ھ)، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین۔ الناشر: دار الوعی۔ حلب، الطبعۃ: الأولی، 1396ھ، ج 1، ص 382۔

Abu Hatim, Muhammad Ibn Hibban (died: 354 AH), al-Majruheen min muhaditheen. Al-Nasher: Dar Al-Wahiya – Aleppo, Edition: Al-Awla, 1396 AH, Volume 1, p. 382.

[25]) أبو حاتم، محمد بن حبان (المتوفی: 354ھ)، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین۔، ج 1، ص 308۔

Abu Hatim, Muhammad Ibn Hibban (died: 354 AH), al-Majruheen among the hadiths and the weak and the abandoned. , Vol. 1, P. 308

[26]) مناوی، عبدالرؤوف بن تاج العارفین (متوفی: 1031ھ)، فیض القدیر۔ ج 1، ص 543، حدیث نمبر 1111۔

Munawi, Abd al-Rauf ibn Taj al-Arifeen (died: 1031 AH), Faiz al-Qadir. Vol .1, page 543, hadith number 1111

[27] (https://forum.mohaddis.com/threads

[28] مناوی، عبدالرؤوف بن تاج العارفین (متوفی: 1031ھ)، فیض القدیر۔ ج1، ص543، حدیث نمبر1111۔

Munawi, Abd al-Rauf ibn Taj al-Arifeen (died: 1031 AH), Faiz al-Qadir. Vol .1, P 543, Hadith no 1111

[29] أصبهاني، أحمد بن عبد الله (المتوفى: 430ھ)، أخبار أصبهان۔ الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت۔ الطبعة: الأولى، 1410ھ۔ ج2، ص 124۔

Asbahani, Ahmad bin Abdullah (died: 430 AH), Akhbar Asbahan. Nasher: Dar .Al-Kutub Al-Elamiya - Beirut. Al-Tabbah: Al-Awla, 1410 AH. Vol 2, P 124

[30] بیهقی، احمد بن حسین (متوفی: 458ھ)، السنن الکبری۔ 1، ص241، حدیث نمبر324۔

Bayhaqi, Ahmad bin Hussain (died: 458 AH), Sunan al-Kubara Vol 1, P. 241, .Hadith no. 324

[31] بیهقی، احمد بن حسین (متوفی: 458ھ)، شعب الإیمان۔ ج3، ص193، حدیث نمبر1543۔

Bayhaqi, Ahmad bin Hussain (died: 458 AH), Shuab al-Iman. Vol 3, page .193, Hadith no 1543

[32] ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله (متوفی: 463ھ)، جامع بيان العلم۔ الناشر: دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، 1414ھ - 1994م، ج1، ص28۔

Ibn Abd Al-Barr, Yusuf Ibn Abd Allah (died: 463 AH), Jami Bayan Al-Ilam. Publisher: Dar Ibn Al-Jawzi, Al-Malmak al-Arabiya Saudi Arabia, Edition: Al-.Awla, 1414 AH - 1994 AD, Vol. 1, p. 28

[33] خطيب، احمد بن علي (المتوفى: 463ھ)، الرحلة في طلب الحديث۔ الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1395۔ ج1، ص72۔

Khatib, Ahmad bin Ali (died: 463 AH), Al-Rihlat fi Talab al-Hadith. Al-Nasher: Dar Al-Kutub Al-Elamiya – Beirut, Al-Tabbah: Al-Awla, 1395. Vol .1, p. 72

[34] جرجانی، یحیی بن حسین (متوفی 499ھ)، ترتیب الأمالي الخميسية۔ ج1، ص77، حدیث نمبر284۔

Jurjani, Yahya bin Husain (died 499 AH), Tarteeb al-Amali al-Khamisiyah.

.Vol 1, p. 77, Hadith no 284

[35]مارِستان، محمد بن عبدالباقي (متوفی: 535ھ)، المشیخۃ الکبری۔ ج3، ص1158، حدیث نمبر557۔

Maristan, Muhammad bin Abdul Baqi (died: 535 AH), Al-Mashikha Al-Kubara. Vol. 3, p. 1158, Hadith No. 557.

[36]) سِلَفي، أحمد بن محمد (متوفی: 576ھ)، المشیخۃ بغدادیۃ۔، ج43، ص9۔

Salafi, Ahmad bin Muhammad (died: 576 AH), al-Mashikha Baghdadiyyah, vol. 43, p. 9.

[37])ابن جوزی، عبد الرحمن بن علی (متوفی: 597ھ)، الموضوعات۔ الناشر: المکتبۃ السلفیۃ بالمدینۃ المنورۃ، الطبعۃ: الأولی1966م، ج1، ص215۔

Ibn Juzi, Abd al-Rahman bin Ali (died: 597 AH), Al-Moudhoat. Publisher: Al-Maqabah al-Salafiya in Al-Madinah Al-Munawarah, Al-Tabbah: Al-Ulwa 1966 AD, Vol. 1, p. 215

[38])یوسف بن عبد البر (متوفی: 463ھ)، جامع بیان العلم وفضلہ۔ الناشر: دار ابن الجوزي، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ: الأولی، 1414ھ ۔ ج1، ص37، حدیث نمبر29۔

Yusuf bin Abdul Albar (died: 463 AH), Jami Bayan Al-Ilam wa Fazlahi. Publisher: Dar Ibn Al-Jawzi, Al-Malmak al-Arabiya Saudi Arabia, Edition: Al-Awla, 1414 AH, C. 1, p. 37, Hadith No. 29.

[39]) المزي، یوسف بن عبد الرحمن، (متوفی: 742ھ)، تھذیب الکمال في أسماء الرجال۔ الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ – بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1400ھ۔ ج1، ص91۔

Al-Mizhi, Yusuf bin Abd al-Rahman, (died: 742 AH), Tahzeeb al-Kamal fi Asma al-Rijal. Al-Nasher: Est. Al-Risalah – Beirut, Al-Tabbah: Al-Awla, 1400 AH. Vol 1, P. 91.

[40])ذھبي، محمد بن أحمد بن عثمان (المتوفی: 748ھ)، میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ ج2، ص335۔ ج4، ص542۔

Dhahabi, Muhammad bin Ahmed bin Uthman (died: 748 AH), Mizan al-Aitdal fi Naqd al-Rijal. Vol. 2, p. 335.

[41])ابو منذر، محمود بن محمد، الشرح المختصر لنخبۃ الفکر لابن حجر عسقلاني۔ ج1، ص101۔

Abu Munzar, Mahmood bin Muhammad, Al-Sharh al-Mukhatsar le -Nakhbat al-Fikr by Ibn Hajar Asqalani. Vol 1, P. 101.

[42]العسقلاني، احمد بن علی بن حجر (متوفی:852ھ)، لسان المیزان۔، ناشر: دار البشائر الإسلامیۃ، الطبعۃ: الأولی، 2002م۔ ج8، ص525۔

Al-Asqalani, Ahmad bin Ali bin Hajar (died: 852 AH), Lisan al-Mizan, publisher: Dar al-Bashair al-Islamiyya, edition: Al-Awla, 2002 AD, Vol.8, .P.525

[43]طحان، محمود بن أحمد، تیسیر مصطلح الحدیث۔ ناشر: مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، 1425ھ-2004م۔ ج1، ص111۔

Tahan, Mahmood bin Ahmad, Tayseer al-Mustali al-Hadith. Publisher: Maktabah al-Maarif li Nashr wal-Tawziwi, 1425 AH-2004 AD. Vol. 1, p. .111

[44]اضواء المصابیح ,ماہنامہ الحدیث شمارہ 71 صفحہ 9 ,حدیث نمبر 218 .

Azwa al-Masabih, and Monthly journal . 71, P 9 , Hadith No. 218.

[45]) بیہقی، احمد بن حسین (متوفی:458ھ)، شعب الإیمان۔ ج3، ص193، حدیث نمبر 1543۔

Bayhaqi, Ahmad bin Hussain (died: 458 AH), Shuab al-Iman. Vol 3, p 193, .Hadith No 1543

[46]ابن ماجۃ، محمد بن یزید (متوفی:273ھ)، سنن ابن ماجہ۔ الناشر: دار إحیاء الکتب العربیۃ۔ ج1، ص81، حدیث نمبر 224۔

Ibn Majah, Muhammad Ibn Yazid (died: 273 AH), Sunan Ibn Majah. Al-.Nasher: Dar Ihiya Al-Kutub Al-Arabiya, Vol. 1, P . 81, Hadith No. 224

[47]ابن ماجۃ، محمد بن یزید (متوفی:273ھ)، سنن ابن ماجہ۔ الناشر: دار إحیاء الکتب العربیۃ۔ ج1، ص81، حدیث نمبر 224۔

Ibn Majah, Muhammad Ibn Yazid (died: 273 AH), Sunan Ibn Majah. Al-.Nasher: Dar Ihiya Al-Kutub Al-Arabiya, Vol. 1, P. 81, Hadith No. 224